جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

تلاوتِ قرآن کریم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی اور پھر اردو منظوم کلام کے پڑھے جانے کے بعد امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے اس لئے مبعوث فرمایا ہے تا کہ اسلام کی تعلیم کو دوبارہ قائم کریں۔ اور تقویٰ جو ایمان کی بنیاد اور مومن کی نشانی ہے اس کو انسانوں کے دلوں میں بٹھا دیں۔ صرف زبان سے ہی اقرار نہ ہو بلکہ دلوں میں ایمان راسخ ہو۔ اور علمی، ایمانی اور عملی حالت میں بہتری واقع ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس زمانے کو تاریکی میں پا کر غفلت اور شرک میں غرق دیکھ کر، ایمان، صدق، تقویٰ اور راستبازی کو غائب دیکھ کر مجھے بھیجا تا اعلیٰ اخلاق، ایمان اور سچائی کو قائم کرے، فلسفیت، نیچریت اور دہریت نے جو اس باغ کو نقصان پہنچانا چاہا ہے اور جو بدعات داخل ہوئی ہیں۔ ان سب سے پاک کرتے ہوئے حقیقی اسلام کو دنیا میں پھیلایا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب جماعت دنیا کو بتاتی ہے کہ یہ اسلام کی حقیقی تعلیم ہے تو لوگ حیران ہوتے ہیں۔ اور بعض نے تو برملا اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اگر یہ حقیقی تعلیم ہے جو آپ ہمیں بتا رہے ہیں تو دنیا مذہب کی طرف ضرور آئے گی۔ اور اسی اسلام کو قبول کرے گی جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقویٰ پر قائم کرنے اور اخلاقی تبدیلی پیدا کرنے کے لئے آئے ہیں۔ ہم نے اس کو سمجھنا اور تقویٰ کے معیاروں کو بڑھانا ہے۔ اگر ہم نے اس طرف توجہ نہ دی تو ہم اس بہاؤ اور ضلالت میں بہہ سکتے ہیں۔ غلاظتوں میں گر سکتے ہیں۔ اس لئے اپنے اخلاق کو درست رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ نہ صرف خود اس گمراہی سے بچیں بلکہ دوسروں کی بھی راہنمائی کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

اس وقت میں قرآن کریم میں بیان فرمودہ بعض احکامات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ قرآن میں تقویٰ اور پرہیزگاری کی تعلیم بیان ہوئی ہے۔ تقویٰ بدی سے بچنے کی طاقت دیتا ہے اور نیکی کی طرف بڑھنے کی قوت بخشتا ہے۔ تقویٰ سلامتی کا تعویذ اور حصن حصین ہے۔ متقی ان برائیوں الحجرات کی آیت نمبر 13 کی روشنی میں عام طور پر پھیلی ہوئی بعض بدیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں چھوڑنے کی تلقین فرمائی۔ سب سے پہلے حضور انور نے بدظنی کو ترک کرنے کی نصیحت فرمائی۔ فرمایا اکثر اوقات بات کو نہ سمجھنے یا پھر اپنی غلط سوچ کی وجہ سے بدظنی پیدا ہوتی ہے۔ یہ بدی عموماً دلوں میں راسخ ہوتی ہے جو بہت کوشش کے بعد دعاؤں اور خدا کی مدد سے نکلتی ہے۔ بدظنی تقویٰ کو مدنظر نہ رکھنے کی وجہ سے پھیلتی ہے۔ اس نے گھروں کو برباد کر دیا ہے۔ اور آہستہ آہستہ دوسرے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے اور معاشرے کا سکون تباہ کر دیتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

بدظنی کی وجہ سے پھر دوسروں کے عیب تلاش کرنے اور تجسس کرنے کی عادت پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجسس اور غیبت سے بھی منع فرمایا ہے۔ یہ ایسی برائیاں ہیں کہ موجود ہوتی ہیں اور کرنے والا سمجھ نہیں رہا ہوتا۔ اور پھر ان گناہوں سے دوسرے گناہوں کا احساس بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح گلہ کرنے کی عادت بھی نہیں ہونی چاہئے۔ ان چیزوں سے دوسروں کی تحقیر پیدا ہوتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ دشمنیاں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم نے ان تمام برائیوں سے مومن کو بچنے کی تلقین کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

ان برائیوں سے اپنے معاشرے کو پاک کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بدظنی بہت بری بلا ہے۔ دوست کو دشمن بنا دیتی ہے۔ اور اس کا علاج یہ بیان فرمایا کہ جب بدظنی پیدا ہو تو استغفار کریں۔ اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس معصیت سے اور اس کے بُرے نتائج سے محفوظ رکھے۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ ماننے کی ایک بڑی وجہ بدظنی ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اپنے ماحول سے بدظنی، غیبت اور تجسس کو ختم کر کے آپس میں صلح، پیار اور محبت کو پھیلائیں۔ حسن ظن پیدا کریں۔ تمام گلے، شکوے اور رنجشیں دور کریں۔ آپس میں نیک سلوک کریں اور بدظنی سے ہمیشہ بچتے رہیں۔ اسی سے تمام مشکلات دور ہوں گی۔

تقویٰ کے طریق اختیار کرنے کے سلسلہ میں صلح اور بھائی چارہ پر بہت زور دیا ہے۔ اختلافات اگر پیدا ہوں تو ان کو ختم کرنا چاہئے۔ تا معاشرے میں نفرت اور گروہ بندی ختم ہو۔ یاد رکھیں جماعت کی ترقی افراد کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر من حیث الجماعت ترقی کرنی ہے تو ہر فرد کو تقویٰ اور خدا کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ قوموں کو زوال، ادبار اور ذلت کا سامنا اسی وقت کرنا پڑتا ہے جب آپس میں نفرتیں پھیلتی ہیں۔ ہمیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور معاشرے میں اخوت و بھائی چارہ، پیار و محبت، ایثار اور رحم کے جذبہ کو عام کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر ہم اپنے معاشرے کو ایسا بنائیں گے تو پھر ہمیں تبلیغ کے مواقع بھی میسر آئیں گے، اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سچا فرمانبردار وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے سلامتی کی خواہش رکھنے والا ہر شخص محفوظ رہے۔ اللہ کا رحم حاصل کرنا ہے تو ایک دوسرے پر رحم کریں۔ ہماری اصلاح اور اعمال کی خوبصورتی دوسروں کی توجہ کا باعث بنے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ احزاب کی آیات 71 اور 72 کی روشنی میں تقویٰ کے نتیجے میں ظاہر ہونے والے نیک نتائج کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا اگر ایمان اور تقویٰ ہو تو خدا تعالیٰ گناہوں کو بخش دے گا۔ جو اطاعت کرے گا وہ کامیابی کو پالے گا۔ اسی طرح جھوٹ کو ناپسند فرمایا ہے۔ قول سدید کو اختیار کرنے کا حکم ہے، پیچیدار گفتگو کرنے سے پرہیز کرنے کی بھی تلقین کی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

ان آیات کو نکاح کے موقع پر تلاوت کیا جاتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ رشتہ طے کرتے وقت بھی تقویٰ، سچائی اور خدا اور رسول کی اطاعت اختیار کرنی چاہئے۔ اگر تقویٰ ہو تو گناہ تو ہوتے ہی نہیں۔ جو بشری کمزوری یا غلطی ہو جائے تو خدا تعالیٰ ان کے بد نتائج سے بچا لیتا ہے۔ اسی طرح دوسروں کی غلطیوں سے عفو و درگزر کرنے سے بھی خدا تعالیٰ عفو و درگزر کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس لئے نیک نیتی سے تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اپنے اعمال پر نظر رکھیں گے تو اصلاح بھی ہوگی اور خدا تعالیٰ بھی معاف فرما دے گا اور بد نتائج سے محفوظ رکھے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الفرقان کی آیت 75 میں بیان فرمودہ دعا کرنے کی بھی تلقین فرمائی کہ اے خدا ہمیں ازواج اور نسل عطا فرما اور متقیوں کا امام بنا۔ فرمایا امام قابل تقلید نمونہ کو بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا نیک نمونہ بننے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہمارے نمونہ پر چلنے والے بھی متقی بن جائیں۔

سورۃ التوبہ آیت 111 کی تلاوت کر کے حضور انور نے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے عہدوں اور وعدوں کے ایفاء کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور خاص طور پر عہد بیعت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس سے خدا کے حقوق کی ادائیگی ہوگی۔ اور بندوں کے ساتھ کئے گئے معاہدوں کو پورا کرنے سے حقوق العباد کی ادائیگی ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدعہدی دنیا دار اور منافق شخص کا شیوہ ہے۔ متقی ایفاء عہد کرنے والا ہوتا ہے۔ اس دور میں بھی دنیا دار اپنے عہدوں کی پرواہ نہیں کرتے بلکہ ان میں پیچدار باتوں کو داخل کر لیتے ہیں۔ بڑی طاقتیں چھوٹے ملکوں کے حقوق غصب کرتی ہیں۔ ہمیں ان احکامات پر عمل کر کے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس آپ کی کتاب کشتی نوح سے پیش فرمایا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توحید پھیلانے، گالی نہ دینے، حلم و ہمدردی اختیار کرنے، صلح جُو بننے، تکبر نہ کرنے اور مخلوق کی پرستش سے پرہیز کرنے کی اور ہر قسم کی تیرگی کو ختم کر کے اخلاقی انقلاب پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

حضور انور نے خطاب کے آخر پر دعا کی کہ خدا تعالیٰ ہمیں حقیقی تقویٰ عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ کو ایسے نمونہ بننے کی توفیق دے جیسا نمونہ حضرت مسیح موعودؑ بنانا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس جلسہ کی برکات حاصل کرنے والا بنائے اور ہر احمدی کو ہر شر سے بچائے۔ آخر پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

(اس خطاب کا مکمل متن آئندہ کسی اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

اس کے ساتھ جلسہ کی پہلے دن کی باقاعدہ کارروائی اختتام کو پہنچی۔